السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص کسی مسلمان کو کافرکہے اس کے بارے میں دین اسلام کا کیا فیصلہ ہے ؟ مصر میں ایک جماعت پیدا ہوئی ہے جو شرک باللہ کے علاوہ بھی کسی گناہ کے ارتکاب کرنے پر مسلمان کو کافر قرار دے دیتی ہے ۔ توکیا، اللہ کی نافرمانی کے اعمال کا صدوراور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایک انسان کو کافر بنا دیتا ہے حالانکہ وہ الا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کبیرہ گناہ اپنی شناخت اورشدت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں ۔ ان میں سے کچھ توشرک ہیں، کچھ نہیں ۔ اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ وہ شرک کے سواکسی گناہ کے مرتکب کو کافر نہیں کہتے ۔ مثلاً قتل ' شراب 'زنا، چوری 'یتیم کا مال کھانا، پاک دامن خواتین کو بدکاری کی تہمت لگانا، سود کھانا اور دوسرے کبیرہ گناہ ۔ لیکن مسلمان حاکم کا فرض ہے کہ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں پر اسلامی شریعت کے مطابق حد یا تعزیر نافذ کرے اور مجرم کا فرض ہے کہ وہ توبہ واستغفار کرے ۔ لیکن ایسے کبیرہ گناہ (جن کا تعلق عقیدہ سے ہے) جیسے اللہ کے سوا کیس سے فریاد کرنا، مثلاً مصیبت سے نجات کیلیۓ فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اوران کےلئے نذرماننا اوران کےلئے جانور قربان کرنا، اس قسم کے کبیرہ گناہ کفر اکبر ہیں ۔ جو شخص کوئی ایسا کام کرے اسے صحیح مسئلہ بتانا چاہیئے اوردلائل سے خوب واضح کرنا چاہے ۔ اس وضاحت اور تبلیغ کے بعد اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہوگی ۔ ورنہ مسلمان حکمران اسے مرتد قرار دے کر سزائے موت دے گا ۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ،نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی ، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۲۳۳،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 95

محدث فتویٰ